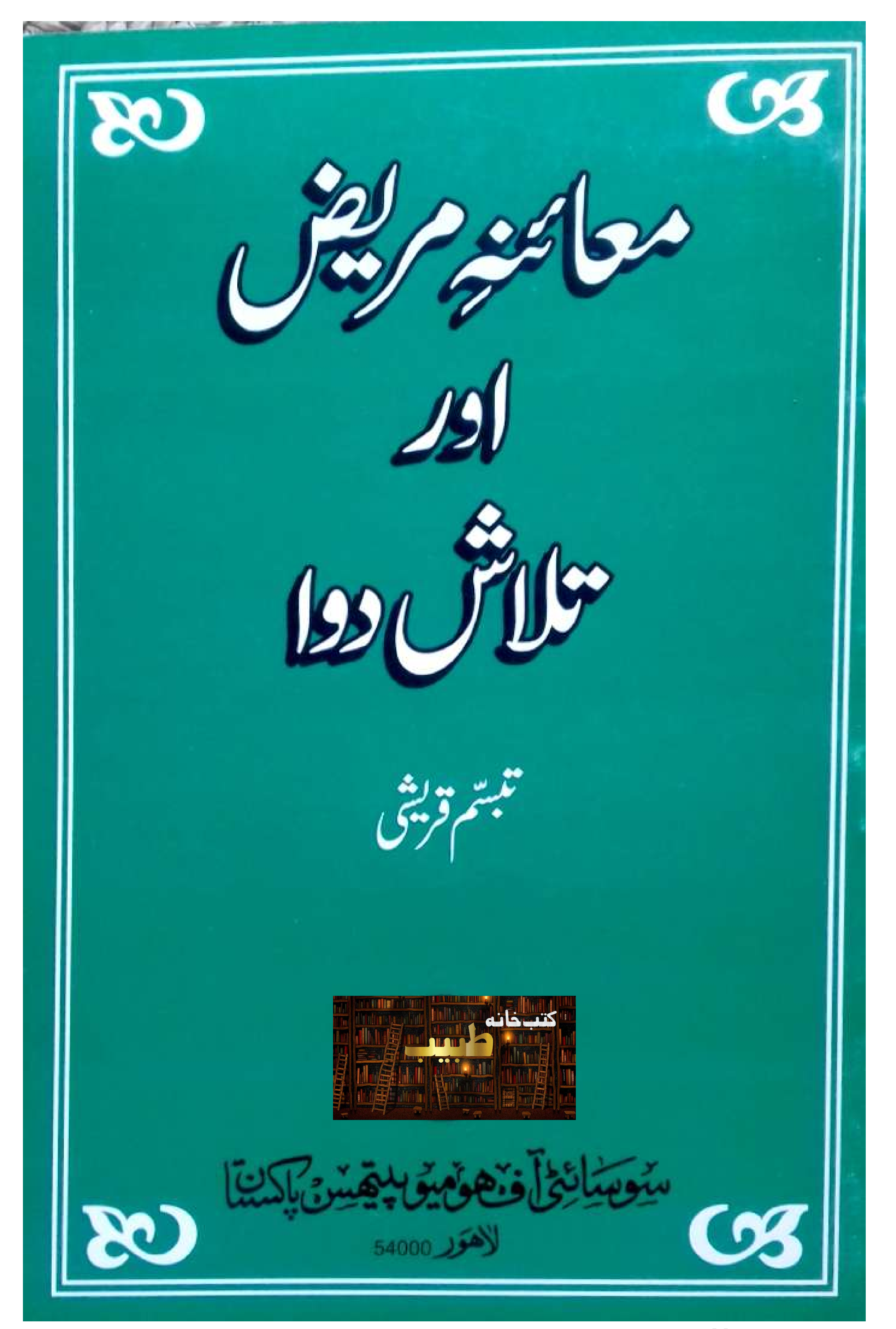

معائنہ مریض
اور
تلاش دوا
تبسم قریشی
کتب خانہ
طبیب
سوسائٹی آف ہومیو پیتھس پاکستان
لاہور 54000

ہومیو پیتھک کتب کا سلسلہ تالیف وتصنیف نمبر 2

معائنہ مریض

اور

تلاش دوا

از: ڈاکٹر ای، بی نیش ایم، ڈی

مترجم: ہومیو پیتھک ڈاکٹر

کیپٹن محمد رمضان تبسم قریشی



سوسائٹی آف ہومیو پیتھس پاکستان

لاہور 54000

دیباچہ

ترے دستِ شفا کا راز ہے کیا؟
مریضوں کا بندھا رہتا ہے تانتا (تبسم)

مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ کسی مرض کی دوا انتخاب کرتے وقت تم کن باتوں کا لحاظ رکھتے ہو! یہ مختصر سی کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ باور کیجئے کہ یہ کوئی سینے کا چھپا ہوا راز نہیں۔ کسی بیمار کے لیے شفا بخش دوا معلوم کرنے کے لیے جس قدر محنت اور عرق ریزی کرنا پڑتی ہے اکثر لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایسے خطوط اکثر میرے نام آتے ہی رہتے ہیں جنہیں کسی مریض کے متعلق میرا مشورہ مطلوب ہوتا ہے لیکن مریض کے حالات و کوائف اس قدر ناقص اور نامکمل طریقہ سے قلمبند کئے جاتے ہیں کہ ان کو پڑھ کر کوئی ڈاکٹر بھی اعتماد کے ساتھ دوا تجویز نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس جو ڈاکٹر میرے ساتھ آکر بالمشافہ مشورہ کرتے ہیں ان کا کام بڑی خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچتا ہے۔ اس طرح ان کے زیرِ علاج مریض صحت یاب ہی نہیں ہوتے بلکہ اکثر اوقات ایسے مریض عمر بھر ان کے مطب سے فیض یاب ہوتے رہتے ہیں جو صحت حاصل نہ کر سکنے کی صورت میں کسی دوسرے ڈاکٹر کے پاس چلے جاتے!

پورٹ ڈکن سن
نیویارک

ڈاکٹر ای بی نیش

ہومیو پیتھی کے گر پیش نظر ہوں سب اصول
پھر تو کچھ مشکل نہیں ہے تندرستی کا حصول (تبسم)

بہت سے ناکام علاجوں کے لیے ڈاکٹر کا طریق کار ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ صحیح طریقہ سے علاماتِ مرض کی چھان بین نہیں کر سکا۔ یہ عین ممکن ہے کہ ہم کسی مریض کی ظاہری شکل وصورت اور ہاتھ پاؤں کو دیکھ کر اس کے عارضہ کو سمجھ جائیں اور چند علامات کی بنیاد پر مناسب دوا بھی تجویز کر دیں، لیکن اس طریقہ سے بہت سی ایسی علامات سامنے نہیں آسکیں گی جو مریض کی مکمل تصویر کو آئینہ کی طرح پیش کر سکتی ہیں۔

اکثر اوقات کسی کیس میں مریض کی ادھوری علامات بتائی جاتی ہیں۔ اور جو اہم علامات، موزوں دوا تجویز کرنے میں معاون ہو سکتی ہیں چھوڑ دی جاتی ہیں۔ ہومیوپیتھی طریق علاج میں تو اکثر یہ ہوتا رہتا ہے۔ مریض قدرتی طور پر یہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ ہمیں یہ بتا دے گا کہ وہ زکام یا بدہضمی یا جوڑوں کے درد میں مبتلا ہے تو اس کے لیے فوراً دوا تجویز کرنے میں ہمیں کوئی دقت نہیں آئے گی۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ میں ایک سے زیادہ ڈاکٹروں کو جانتا ہوں جن کے نزدیک ہومیوپیتھی کا اس سے زیادہ کوئی تصور نہیں، مریضوں کو ان سے اس قسم کے سوالات پوچھتے اکثر دیکھا ہے۔

"ڈاکٹر! تمہارے پاس خناق کی کونسی بہترین دوا ہے؟ یا وجع المفاصل وغیرہ کے لیے؟

ہومیوپیتھی اصولوں کے مطابق ان سب سوالوں کا ایک ہی موزوں جواب ہو سکتا ہے یعنی جو تجویز کی گئی ہے۔

ڈاکٹر کونسٹانٹن لیپے نے ایک مرتبہ مجھے ایک مریضہ کا واقعہ سنایا جو بار بار ہونے والے مزمن خناق کا کئی سالوں سے تختۂ مشق بنی ہوئی تھی، جس کا یہاں بیان کرنا میرے نکتہ کی وضاحت کر دے گا۔ نیویارک میں اس مریضہ کا خاندانی ڈاکٹر جب بار بار علاج کر کے مریضہ کو اچھا نہ کر سکا، تو اس نے مایوس ہو کر مریضہ سے کہا کہ اب تو یہی علاج باقی رہ گیا ہے کہ عمر

کرنے میں وقت ضائع کرنے سے تو رہا زندگی بہت تھوڑی ہے' میں اس کا جواب دیا کرتا ہوں۔

"پھر بھی آپ اپنی شفایابی کی راہ دیکھیں گے اور ہو سکتا ہے زندگی اس سے وفا نہ کرے۔"

بلاشبہ افاقہ تو ہو جائے گا۔ (اس کے لیے ہم مستحق شکریہ نہیں) مگر شفا ہرگز نہیں ہو گی۔

اس حالت میں علاج بالکل اگر درست ہے تو کسی مریض کا علاج کرنے سے پہلے حالات کی ہر زاویہ سے جانچ پڑتال کرنا پہلی لازمی شرط ہے۔

ہمیں کہاں سے شروع کرنا چاہیے!



1- مقامِ مرض

تن کا حصہ کونسا دُکھ درد میں ہے مبتلا؟
جو کرے مغلوب اس کو کونسی ہے وہ دوا؟ (تبسم)

اکثر حالتوں میں ہمارے پوچھے بغیر ہی مریض مقام مرض کا پتہ بتا دیتا ہے۔ مثلاً ''ڈاکٹر! میرے سر میں تکلیف ہے:

یہ تکلیف درد ہو سکتی ہے! چکر ہو سکتے ہیں! پھنسیاں ہو سکتی ہیں! یہ تکلیف چھاتی میں بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے نمونیہ 'ذات الجنب' غلافِ دل کی سوزش یا دل کی کوئی عضوی بیماری یا یہ تکلیف شکم کے علاوہ معدہ کے علاقہ' جگر' گردوں یا پیڑو کے عضلات میں بھی ہو سکتی ہے۔ ان تمام حالتوں میں مریض درد یا دوسری علامتوں کی بجائے جگہ کا نام لے دے گا۔ ہمیں ایک معالج کی حیثیت سے جہاں تک ممکن ہو اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں اس کی تعبیر کرنا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہمیں ان ادویات کو نہیں بھولنا چاہیے' جو بتائے گئے مقامات پر اسی نوعیت کا درد یا تکلیف پیدا کرتی ہیں۔ اگر ذہن میں یہ ادویات مستحضر نہیں تو پھر ہمارے سامنے صرف ایک ہی چارۂ کار رہ جاتا ہے کہ ہم ان کو ریپرٹری یا میٹیریا میڈیکا میں سے ڈھونڈ نکالیں۔

کیا یہ درد چھاتی میں دائیں طرف اوپر کے حصہ میں ہے؟ آرسینیکم چھاتی کے اس حصہ کو بالخصوص متاثر کرتا ہے۔

کیا درد چھاتی کی دائیں طرف درمیانی حصہ میں ہے؟ بیلاڈونا' سینگویزیا' کلکیریا کارب وغیرہ۔

کیا درد دائیں طرف چھاتی کے نچلے حصہ میں ہے؟ چیلی ڈونیم' کالی کاربونیکم' مرکیورس۔

کیا درد چھاتی میں بائیں طرف اوپر کے حصہ میں ہے؟ مائیرٹس' تھیری ڈائیون' سلفر' ٹیوبر کلونیم وغیرہ۔

کیا درد چھاتی کی بائیں طرف نچلے حصہ میں ہے؟ فاسفورس' نیٹرم' سلفیورکم۔

یہاں میں نے چند دواؤں کے نام گنائے ہیں جو چھاتی کے ان مقامات سے

مخصوص ہیں۔ ان تمام بیماریوں میں عام طور پر پھیپھڑے کی تکالیف شامل ہوتی ہیں۔ اور ان ادویات کا مزید مطالعہ کرنے سے مرض کے لیے ایک ہی موزوں دوا نکل آئے گی۔

اگر چھاتی کے ایسے دردوں میں پھیپھڑے شامل نہ ہوں تو پھر شاید برائی اونیا' سی کیولایا سلفر ذات الجنب میں' آرنیکا' سی سی فیوگا' ریٹن کولس یا رسٹاکس پسلیوں کے متوازی یا پسلیوں کے درمیانی وجع المفاصل میں مفید ہوگی۔

ادویات میں خطِ امتیاز کھینچنا اس تحریر کے مقاصد میں شامل نہیں' اس سلسلہ میں تو ہر ایک کیس کے متعلق مقامی انکشافات متوازی علامات اور مرض کا اتار چڑھاؤ رہنمائی کریں گے۔ لیکن ہمیں تو مقام مرض کی اہمیت کو دلوں پر نقش کرنا ہے۔

لیکن کوئی شخص بجا طور پر اعتراض کر سکتا ہے کہ بعض اوقات بیماری یا تکلیف کسی ایک مقام پر نہیں ہوتی۔ جب مریض سے پوچھا جائے کہ درد یا تکلیف کس جگہ پر ہے تو وہ جواب دیتا ہے:

"میں تمام جسم میں کمزوری، تھکن، درد اور کپکپی بری طرح محسوس کرتا ہوں۔"

ممکن ہے یہ محرقہ بخار کی ابتدائی علامات ہوں تو جیلسیم یا بپ ٹیشیا حال کے مطابق دوا ہوگی۔ یا یہ نڈھال پن جسم میں سے از قسم خون' لیکوریا یا منی کے ضائع ہونے کا نتیجہ ہوگا۔ جو چائنا' فاسفورک ایسڈ' نیٹرم میور' ٹیکلم کالی کاربونیکم یا سٹینم وغیرہ کا مطالبہ کرتا ہے۔

پھر بھی تکلیف اگرچہ جسم یا عضو کے کسی حصے سے مخصوص نہیں (اور کچھ تو اسے احساسات کے تحت بیان کریں گے) مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ "مقام مرض" کے عنوان کے تحت آتی ہے جس طرح کہ درد کی عدم موجودگی احساس کے تحت آتی ہے۔ درد تمام جسم میں ہے کسی خاص مقام پر نہیں۔ یہ منفی صورت میں "مقام مرض" کے زیر عنوان آئے گی۔ بہر حال ہم نے مریض کی علامات پہنچاننے میں اچھی خاصی ابتدا کی ہے۔ اب ہمارا اگلا قدم احساسات کے متعلق ہوگا۔

2- احساسات

بے حقیقت جانے کیونکر ماہر درد و دوا
مرتبہ تشخیص میں اُونچا ہے احساسات کا (تبسم)

تکلیف کس مقام پر ہے! اس کی نوعیت کیا ہے! کیا یہ درد ہے! سردی ہے! گرمی ہے یا جلن! کیا پسینہ آتا ہے! تشنج ہے! خالی پن ہے یا بھراؤ ہے! یا کوئی اور غیر معمولی قسم کا احساس ہے! جہاں تک ممکن ہے صحیح صحیح بیان کرو!

(1) اگر درد میں جلن ہے یا احساس ہے تو اپس میلی فیکا' بیلاڈونا' آرسینکم' کینتھرس' کیپ سکیم' فاسفورس اور سلفر میں یہ علامات نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔

(2) اگر یہ چبھتا ہوا درد ہے تو برائی اونیا' کالی کاربونیکم اور سی کیولاذ ہن میں آتی ہیں۔

(3) اگر بھراؤ کا احساس ہے تو ایس کیولس' چائنا' لائیکوپوڈیم اور کاربو ویج مخصوص ہیں بشرطیکہ یہ بھراؤ کا احساس شکم' پیڑو یا مقعد میں ہو۔

(4) اگر خالی پن یا دل ڈوبنے کا احساس ہے کاکولس' اگنیشیا' سیپیا یا سلفر درکار ہیں۔

(5) اگر یہ سکڑاؤ کا احساس ہے تو کیکٹس' گلینڈری فلورا' نیٹرم میور وغیرہ۔

(6) اگر یہ اینٹھن کا احساس ہے تو کوپرم' کالوسنتھ اور مگنیشیا فاسفوریکا۔

(7) اگر یہ غشی کا احساس ہے تو اگنیشیا' ہیپر سلفر' نکس موسکاٹا' نکس وامیکا' سلفر۔

(8) اگر یہ بے حسی کا احساس ہے تو ایکونائٹ' لائیکوپوڈیم' رسٹاکس' پلاٹینا' سی کیل نمایاں ادویات ہیں۔

اسی طرح ہم بہت زیادہ تعداد میں احساسات کا ذکر کرتے چلے جائیں گے' جو بیماری اور بالمثل دوا میں یکساں پائے جاتے ہیں۔ یہ احساسات دوا تجویز کرنے میں ہومیوپیتھک معالج کے لیے بیش قیمت اور انمول ہیں جو جسم کی ہر علالت میں نمایاں طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

بیمار کی علامات کا جائزہ لینے میں "مرض کا اتار چڑھاؤ" کسی طرح بھی 'مقام مرض' اور 'احساسات' سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔

مرض[1] کا اتار چڑھاؤ

عارضے کا گھٹنا' بڑھنا' دو ہیں روشن تر نشان
اِن کا رکھنا چاہیے ہر اک معالج کو دھیاں (تبسم)

کون سے عناصر ہیں جو مرض کو بڑھاتے یا گھٹاتے ہیں؟

اوّل: وقت

صبح: کیا تمام علامتیں صبح کے وقت شدید ہو جاتی ہیں؟ یاد رکھیں کہ نکس وامیکا' نیٹرم میور یٹیکم' پوڈوفائیلم وغیرہ بالخصوص ایسی ہی دوائیں ہیں جو صبح کے وقت شدت پکڑتی ہیں۔

قبل دوپہر: وہی جو صبح کے تحت کہا گیا ہے۔

بعد دوپہر: بیلاڈونا' لائیکوپوڈیم' ایپس میلی فیکا۔

شام: ایکونائٹ' پلساٹلا وغیرہ۔

رات: آرسینیکم' مرکیوری' رسٹاکس۔

آدھی رات کے بعد: آرسینیکم (ایک بجے سے تین بجے تک) کالی کاربونیکم (تین بجے) رسٹاکس۔

دوم:- حالات

(الف) تکلیف حرکت کرنے سے بڑھے تو برائی اونیا' نکس وامیکا اور آرسینیکم' کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ب) اگر حرکت سے آرام پہنچے تو رسٹاکس' پلساٹلا' فیرم' لائیکوپوڈیم۔

(ج) چڑھائی پر تکلیف بڑھے: آرسینیکم' کلکیریا کارب۔

(د) مرطوب موسم میں تکلیف بڑھے: ڈلکامارا' رسٹاکس' نیٹرم سلفیوریکم' نکس موسکاٹا' روڈوڈینڈرن۔

(ہ) خشک موسم میں تکلیف بڑھے: ہیپر سلفر کاسٹیکم' نکس وامیکا۔

---

[1] MODALITY

(و) گرمی پہنچانے سے افاقہ ہو: آر سینیکم، مگنیشیا فاسفوریکم۔

(ز) سردی پہنچانے سے افاقہ ہو: ایپس میلی فیکا، پلساٹلا۔

(ح) سرد ہوا میں تکلیف بڑھے: ہیپر سلفر، آر سینیکم، نکس وامیکا، سلیشیا۔

(ط) گرم ہوا میں یا گرم موسم میں تکلیف بڑھ جائے: اینٹی موئیم کروڈم، برائی اونیا، پلساٹلا۔

(ی) کھانے کے بعد تکلیف بڑھے: نکس وامیکا، برائی اونیا، پلساٹلا، آر سینیکم۔

(ک) کھانے کے بعد افاقہ ہو: آئیوڈین، چیلی ڈونیم، اناکارڈیم، پٹرولیم۔

(ل) مرغن غذا کے بعد تکلیف بڑھے: پلساٹلا۔ کاربو ویجی ٹیلس۔

(م) مرغن غذا موافق آتی ہے اور پسند کرتا ہے: نکس وامیکا اور نائٹرک ایسڈ۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی حالتیں اس عنوان کے تحت اکٹھی کی جا سکتی ہیں جن میں بعض کو "علامات عمومی" کا نام دیتے ہیں، ان کی ایک دوسری قسم بھی ہے جو "علامات خصوصی" سے موسوم ہے۔ کیونکہ یہ کسی خاص حصہ یا مخصوص عضو سے متعلق ہوتی ہیں، مثلاً

(الف) اسہال

1- صبح کو زیادہ ہوں:- سلفر، برائی اونیا، پوڈوفائیلم، رومیکس اور نیٹرم سلفیوریکم۔

2- رات کو زیادہ ہوں:- آر سینیکم، چائنا، مرکیوریس۔

(ب) چھاتی کی تکالیف:

1- لیٹنے سے تکلیف بڑھے: سورائنم، لوروسریس۔

2- بیٹھنے سے افاقہ: آر سینیکم، کالی کاربونیکم۔

(ج) مقعد کی تکالیف:

پاخانہ کے بعد زیادہ ہوں: ایس کیولس، ایلوز، میوریٹک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ، سلفر۔

ان کے علاوہ اور بھی کثرت سے عمومی اور خصوصی علامات ہیں، جن کا مرض کے اتار چڑھاؤ میں لحاظ رکھنا اتنا ہی اہم ہے، جتنا کہ "مقام" اور "احساسات" کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر ان سب کو یہاں لکھا جائے تو بوننگ ہاسن کی "پاکٹ بک" کا بہت سا حصہ اور تمام ریپرٹریوں کو یہاں نقل کرنا پڑے۔

بہت سی ممکن متوازی[1] علامات (جو بوننگ ہاسن کی تقسیم علامات کا ایک اور حصہ ہے) کے بیان کرنے کی گنجائش نکالنے سے ہم معذور ہیں۔ جو کہ مریض کا معائنہ کرنے میں متذکرہ صدر عنوانات سے کسی طرح بھی کم اہمیت نہیں رکھتیں اور مریض کو دیکھتے ہی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔

1. CONCOMINTANTS

4- اسباب

تندرست انسان میں کیونکر مرض پیدا ہوا
اس کے کیا اسباب ہیں' آخر ہے کیا اس کی بنا! (تبسم)

بیماری کی صورت حالات کے اسباب کو بوننگ ہاسن نے "مرض کے اتار چڑھاؤ" کے تحت میں لکھا ہے۔ لیکن میرے خیال میں ان کا ذکر علیحدہ ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ اکثر اسباب مرض باقی کے تین علاماتی عناصر کی طرح برابر کی اہمیت رکھتے ہیں۔

-1 کیا مرض کسی خوف کا نتیجہ ہے: ایکونائٹ' جلیسیم' اگنیشیا' اوپیم اور ویراٹرم ایلبم ادویات ہمیں سوجھتی ہیں۔
-2 کیا اس کا باعث مرطوب ہوا کا اثر ہے: ڈلکامارا' رسٹاکس' نکس موسکاٹا وغیرہ۔
-3 کیا علالت سرد خشک ہوا سے ہے: ایکونائٹ' برائی اونیا' ہیپر سلفر کاسٹیکم۔
-4 کیا اس کا سبب ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا ہے: اینٹی مونیم کروڈم' رسٹاکس' سلفر۔
-5 کیا کسی پھنسی پھوڑے کے دبا دینے کی وجہ سے ہے: سلفر' سورائنم یا کوئی اور دوا جو سورا کو دور کرتی ہو۔
-6 کیا اس کا سبب سوزاک کا غلط علاج یا اس کا دبا دینا ہے: تھوجا' میڈ روہنم'

ایک ذاتی تجربہ

ہمیشہ علامات کے مطابق دوا تجویز کرنا چاہیے۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سوزاک کی پیپ کے دوبارہ جاری ہونے سے وجع المفاصل کا مرض جاتا رہا' یہ وہ سوزاک تھا جس کو مقامی معالجات سے بیس سال پہلے دبا دیا گیا تھا۔ تمام علامات کو مد نظر رکھ کر پلساٹلا دوا تجویز کی گئی تھی۔ صرف سابقہ سوزاک کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ کیونکہ اس کا مجھے علم نہیں تھا۔ اگر مجھے اس کا علم بھی ہوتا' تو مجوزہ دوا کی تائید میں ایک اور علامت کا اضافہ ہو جاتا۔

کیا تکلیف کا باعث یہ ہے کہ کسی مرض کو دبا دیا گیا ہے یا نوبتی بخار میں کونین کھلانے

کا نتیجہ ہے (جو پرانے میڈیکل سکول کا ایک عام گناہ ہے) اس صورت میں ہماری ادویات یہ ہوں گی: اپی کاک' آرسینیکم' فیرم اور نیٹرم میور ٹیکم یہ ادویات جو علامات کے مطابق تجویز کی جائیں گی (اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ہمیشہ ہی علامات کے مطابق دوا تجویز کی جاتی ہے اور کرنی چاہیے)

-8 آتشک: گوناگوں بیماروں کے اسباب میں ایک سبب آتشک بھی ہے جس کے لیے مرکیوری اور اس کے متعلقات کی ضرورت ہو گی۔

یہ تمام تکلیفیں اور ان میں بھی نمایاں ترین تکالیف پرانے سکول (ایلوپیتھی ڈاکٹروں) کی ادویات کے نامناسب استعمال کی آورد ہی نہیں' بلکہ دوا فروشوں کی پیٹنٹ ادویات از قسم کونین' آئیوڈائیڈ آف پوٹاس' نائٹریٹ آف سلور' مرکیوری' برومائیڈز' خواب آور ادویات' سٹرکینا وغیرہ کی پیداوار ہیں۔

اس امر واقعہ پر رونا آتا ہے۔ (خواہ ہم اس کے ہمیشہ قائل ہوں یا نہ ہوں) کہ قدرتی طور پر پیدا ہونے والے امراض کا علاج کرنے کی بہ نسبت ہمیں زیادہ وقت ان لوگوں کی گری ہوئی صحت کو بحال کرنے پر صرف کرنا پڑتا ہے جنہیں پرانے سکول والوں یعنی ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے اپنی خود ساختہ دوائیں کھلا کھلا کر شکستہ حال کر دیا ہوتا ہے۔

پرانے سکول کے معالجین میں سے جو غیر معمولی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں' انہیں صحت انسانی کے اس نقصان عظیم کا احساس ہوتا جا رہا ہے جو انہوں نے اپنی روایات کے ذریعے مخلوق خدا کو پہنچایا ہے اور پہنچا رہے ہیں چنانچہ ان کی اکثریت اب ایلوپیتھی ادویات ترک کر کے اپنی تمام تر توجہ صحت و صفائی اور سرجری کی طرف مبذول کرتی جا رہی ہے۔

ان کے لیے یہی سب سے اچھا طریقہ ہے جو وہ اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم ہومیوپیتھس ہیں اور ہماری رہنمائی کے لیے "قانون شفاء" موجود ہے جس پر عمل کر کے ہم ان سے کہیں زیادہ بہتر طور پر کام کر کے دکھا سکتے ہیں۔

ہم نے اس عنوان کے تحت جن اسباب کا ذکر کیا ہے اگرچہ ان میں کئی گنا اور اسباب کا اضافہ کیا جا سکتا ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ کوئی ماہر اور بیدار مغز ہومیوپیتھ مریض کے معائنہ کے وقت ان تمام اسباب کو کبھی کم اہم نہیں سمجھے گا۔ اور اب اگرچہ بہت بعد ہم ایک نئے عنصر کا تذکرہ کرنے لگے ہیں تاہم پوری توجہ سے ہمیں اس پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ یہ ہے "جسمانی ساخت اور مزاج"۔

5- جسمانی ساخت اور مزاج!

جسم انساں کی بناوٹ ہو کہ انسانی مزاج
بہر تشخیص مرض یہ بھی ہے نورانی سراج (تبسم)

بعض مصنفین اس عنوان کا تذکرہ بہت پہلے کرتے اور یہ ہے بھی حقیقت کہ مریض کے اعضاء و جوارح کی کیفیات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بیماریوں کی اکثر علامات مریض کے اعضاء و جوارح سے پھوٹی پڑتی ہیں۔ جو دوائے بالشل کے کسی ایک قسم کے سلسلہ ادویات کی طرف صحیح رہنما ہوتی ہیں۔

جہاں تک میں جانتا ہوں ڈاکٹر ٹی' ایل براؤن مناسب اور موزوں دوا تجویز کرنے والوں کی صف اوّل میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جب بھی وہ کسی پلساٹلا مریض کو دیکھتے ہیں تو اس کے اعضاء و جوارح کی تمام علامات اور کیفیات عام طور پر ہمیشہ ہی پلساٹلا کے مطابق پائی جاتی ہیں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کسی پلساٹلا مریض میں نکس وامیکا تجویز کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے لیکن اس کا درجہ مستثنیات کا ہے' جس کی اصول بھی تصدیق کرتا ہے۔

کلکیریا مزاج رکھنے والے مریض کے لیے سلفر شاذ و نادر ہی تجویز کی جائے گی' اسی طرح سلفر مزاج مریض کے لیے کلکیریا کارب۔

آئیوڈین' لائیکوپوڈیم اور نائٹرک ایسڈ تین ایسی ادویات ہیں جن کی علامات بھورے بالوں والی اور کفایت شعار عورتوں میں پائی جاتی ہیں اور اس لیے ہمارے نزدیک ان کے لیے وہی ادویات مناسب ہیں جو زندہ دل' عصبی مزاج اور صفراوی طبیعت کے مریضوں کے لیے اکثر تجویز کی جاتی ہیں۔

یہ اصول صرف مریض کے لیے ادویہ انتخاب کرنے کے لیے ہی نہیں' بلکہ ادویات کی خصوصیات معلوم کرنے کے لیے بھی یہی طریق کار درست اور موزوں ہے۔

جن ادویات کے شفائیہ اثر سے مریض بہت زیادہ متاثر ہوتے ہوں' تو سمجھ لیجئے کہ یہی ادویات ان امراض کے پیدا کرنے میں بھی خاصی اہمیت کی مالک ہیں۔ کسی مریض کا معائنہ کرتے وقت بعض ہومیوپیتھک ڈاکٹر اس خصوصیت کو سختی سے پیش نظر رکھتے ہیں یہاں تک کہ یہ

طریق کار ان کے روزمرہ کا معمول بن گیا ہے لیکن کچھ ہومیوپیتھک ڈاکٹر اس کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ ایک ایسا نقطہ بھی موجود ہے' جہاں منتہی بھی آپس میں باہم مل جاتے ہیں اور مکمل دائرہ بناتے ہیں۔

جسمانی اعضاء وجوارح اور مزاج کو لازمی طور پر جامع علامات کے تحت آنا چاہیے۔

کسی مریض کی علامات کا اس طرح سے معائنہ کرنے کا طریقہ بوننگ ہاسن نے اختیار کیا تھا' جس کا نتیجہ بالآخر اس کی معالجاتی جیبی کتاب (THERAPEUTIC POCKET BOOK) تالیف میں ظاہر ہوا۔

اس کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی رائج ہے' جو ہمارے چوٹی کے تجویز کنندگان کا معمول ہے۔ میں انتخاب دوا کے اس طریقہ کو ایک مریض کا تجزیہ کر کے پیش کرتا ہوں' جس کو اس طریقہ سے شفا نصیب ہوئی تھی۔ اس کیس میں مریض کی علامات کو دو عنوانوں کے تحت جمع کیا گیا ہے یعنی

1- عمومی علامات 2- خصوصی علامات

علامات[1] عمومی

(مریض کے بیان کے مطابق)

1- جسمانی محنت سے حالت بدتر ہوتی ہے۔
2- سردی زیادہ لگتی ہے۔
3- سوچ بچار کی کوششوں میں ذہن جواب دے جاتا ہے۔
4- لوگ جو کچھ کہتے ہیں یا کرتے ہیں اس سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔

---

[1] علامات عمومی اور خصوصی کو ڈاکٹر نیش نے مزید دو طریقہ سے بیان کیا ہے:
الف: علامات جس طرح مریض نے بیان کیں۔
ب: علامات جس طرح ریپرٹری میں درج ہیں۔
چونکہ اردو زبان میں ابھی تک کوئی بھی قابل اعتماد ریپرٹری موجود نہیں اس لیے صرف مریض کو بتائی ہوئی علامات کا ترجمہ ہی کافی سمجھا گیا ہے۔ اور ریپرٹری سے متعلقہ حصہ حذف کر دیا ہے۔ (مترجم)

5- گھریلو معاملات کی شکست وریخت کے متعلق سوچتا رہتا ہے۔
6- مستقل رنج' بیماریوں کا سر چشمہ ہے۔
7- نہ اچھی طرح سوچ سکتا ہے نہ یاد رکھ سکتا ہے۔
8- پست ہمتی کے حملے ہوتے ہیں' جو کئی دنوں تک قائم رہتے ہیں۔
9- تمام جذبات کھو چکا ہے۔
10- بات نہیں کرتا خواہ اس کو ہی مخاطب کیا جائے۔
11- اگر اکیلا چھوڑ دیا جائے تو تنہائی سے ڈرتا ہے۔
12- جب تھکا ہوا ہو یا جوش میں آئے تو جسم کانپتا ہے۔
13- محسوس کرتا ہے کہ وہ پاگل ہو جائے گا۔
14- مٹھائی کھانے کے بعد اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔
15- سرخ بخار کے بعد سے ہمیشہ کمزور ہے۔
16- بہت تھکن محسوس کرتا ہے۔
17- اعصاب کمزور ہیں۔
18- لیٹنے سے آرام ہوتا ہے۔
19- صبح کو تھکاوٹ اور پژمردگی محسوس کرتا ہے۔
20- ایام ماہواری میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔
21- حیض کثرت سے آتا ہے۔
22- حیض لمبے عرصے تک جاری رہتا ہے۔
23- حیض وقت سے بہت پہلے آتا ہے۔

علاماتِ خصوصی

1- پیشانی میں پھٹنے والا درد ہے۔
2- ناک سرخ ہے۔
3- ناک سے خون آلودہ بلغم خارج ہوتی ہے۔
4- ناک پپڑیوں سے بھری ہوئی ہے۔

5- چہرے پر بھورے داغ ہیں۔
6- صبح کو منہ کا ذائقہ صاف نہیں۔
7- گلے کے گرد کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتا۔
8- معدہ میں ترشی پیدا ہوتی ہے۔
9- دل میں جلن ہوتی ہے۔
10- ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معدہ میں پتھر پڑے ہوئے ہیں۔
11- معدہ میں ریاح رہتی ہے۔
12- پاخانے کا کچھ حصہ خارج ہوتا ہے۔ باقی پھر انتڑیوں میں واپس چلا جاتا ہے۔
13- مقعد میں ٹیس پیدا کرنے والا درد ہوتا ہے۔
14- جب قبض نہ ہو تو پاخانہ گولی کی مانند باہر آتا ہے۔
15- جب پیشاب کی خواہش ہو تو فوراً پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ پیشاب روک نہیں سکتا۔
16- کروپ کی قسم کی سردی ہے۔
17- بال سفید ہوگئے ہیں۔
18- چھاتی پر بوجھ محسوس کرتا ہے۔
19- کھانستے وقت گلا گھٹ جانے کا احساس ہے۔
20- جب تکلیف پہنچے تو جوش میں آجاتا ہے اور دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔
21- ریڑھ کی ہڈی خمیدہ ہے۔
22- ریڑھ کی ہڈی کو چھونے سے درد ہوتا ہے۔
23- کھانے کی خواہش اچانک پیدا ہوتی ہے۔ جو فوراً پوری ہونی چاہیے۔
24- بائیں کروٹ لینے سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔
25- ریڑھ کے اوپر کا حصہ سخت ہے۔
26- مالش سے آرام ملتا ہے۔
27- پیٹھ میں جلن ہے۔

یہ ایک مریض کی علامات تھیں جو کئی سالوں سے بیمار تھا' ریپرٹری میں ان علامات کا تعاقب کرنے سے پہلے ہی میرا اندازہ تھا کہ اس کی دوا "فاسفورس" ہوگی۔ اس کو ریپرٹری کے مطابق حل کرنے کا کام ایک دوسرے معالج کے سپرد کیا گیا۔ جب وہ "عمومی علامات" کا تجزیہ

مکمل کر چکا، تو مسکراتا ہوا میرے پاس آیا اور اپنی کاوش کا نتیجہ مندرجہ ذیل صورت میں پیش کیا۔

نیٹرم میور	44
پلساٹلا	39
فاسفورس	38
نکس وامیکا	38
کلکیریا کارب	38
سلفر	37
لیکے سس	32
مرکیورس	32

اور کہا کہ "فاسفورس" کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ علامات خصوصی کا بھی تجزیہ کر لو۔ چنانچہ خصوصی علامات کا نتیجہ حسب ذیل تھا:

فاسفورس	41
نکس وامیکا	39
سلفر	37
لیکے سس	33
پلساٹلا	31
لائیکوپوڈیم	27
آرسینیکم	27
مرکیورس	28
کلکیریا	25
نیٹرم میور	24

خصوصی اور عمومی علامات کا مجموعی نتیجہ یہ تھا:

فاسفورس	79
نکس وامیکا	77
سلفر	74
پلساٹلا	70
نیٹرم میور	68

لیکے سس ———— 65
کلکیریا ———— 63
مرکیورس [1] ———— 60

اب بھی میں اس بات کا دعویٰ نہیں کرتا کہ میں ہمیشہ ہی یقین کے ساتھ ایسی موزوں اور مناسب دوا تجویز کر سکتا ہوں جو آخرکار سرفہرست ثابت ہو۔ مجھے ایک اور "فاسفورس کیس" یاد ہے۔ جس میں میرا خیال تھا کہ اس کی دوا "کلکیریا کارب" ہو گی لیکن چھان پھٹک کے بعد کلکیریا کارب کا دوسرا درجہ تھا۔ یہ صورت حال ایک معالج کے سلسلہ میں پیش آئی تھی جس نے دل کی عضوی تکلیف میں مبتلا ہونے کے باعث اپنی پریکٹس کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ "فاسفورس" نے اس کو دوبارہ پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ اور وہ انتہائی خوش اسلوبی سے پھر اپنی پریکٹس میں مصروف ہو گیا۔ جو کیس اس طریقہ سے (ریپرٹری) زیر علاج آئے گا۔ اس کی امتیازی اور غیر معمولی علامات قابل اور تجربہ کار ہومیوپیتھک معالج کے سامنے کھل کر آ جائیں گی۔ جو یقینی طور پر موزوں دوا کی طرف رہنمائی کریں گی۔ لیکن چند ایک ایسے پیچیدہ اور الجھے ہوئے کیسوں سے بھی ہمارا واسطہ پڑے گا جن کی چھان بین کرنے کے لیے ہم میں سے سربرآوردہ معالج کو بھی کیس کا بدقت نظر مطالعہ کرنے میں بے حد محنت اور طویل مدت درکار ہو گی۔ بالخصوص مزمن اور پرانے امراض میں تو یہ صدفی صد درست ہے۔

پرانے لوگ کہا کرتے تھے (اور ہانمن نے بھی اس کی تصدیق کی ہے) کہ حاد امراض شفایابی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ لیکن پرانی اور مزمن بیماری ہرگز نہیں ہوتیں۔

ایک سچے ہومیوپیتھ کے سوا کسی اور معالج کو ان مزمن امراض کے دور کرنے کے لیے علامات کی چھان پھٹک کرنے کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

---

[1] اس حل کو پایہ تکمیل تک پہنچنے کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ پہلی سات ادویہ کا مزید موازنہ کیا جانا چاہیے تھا جس میں نہ صرف تمام علامات ہی کو بلکہ ان ادویات کی امتیازی اور غیر معمولی خصوصیات (آرگینن کا پیراگراف "151" ملاحظہ ہو) کو بھی پیش نظر رکھا جاتا۔

مثال کے طور پر متذکرہ صدر کیس میں نکس وامیکا اور فاسفورس میں سے فاسفورس کو پانچ اور نکس وامیکا کو دس امتیازی خصوصیات حاصل تھیں۔ تو نکس وامیکا کو ترجیح دینا چاہیے تھا۔ اس کے مرض پیدا کرنے کا مصدقہ اور غیر مصدقہ صلاحیتوں کی مزید چھان بین نکس وامیکا کا درجہ متعین کر دیتی ہے۔ موزوں دوا تجویز کرنے کے لیے ایسے ہی موقع پر کسی پرانے پریکٹیشنر اور تجربہ کار ہومیوپیتھک ڈاکٹر کی قابلیت اور فیصلہ بیش قیمت ہوتا ہے۔

کسی بہت مشکل اور پیچیدہ کیس کا پہلے پہل مطالعہ کرنا پھر اس کے لیے شافی دوا ڈھونڈ نکالنا مطالبہ کرتا ہے کہ معالج کو اس کے حق محنت کے طور پر سو سو سے پانچ سو روپے تک ادا کیے جائیں۔

بمشکل ہی کوئی ایسا نمایاں کیس سامنے آتا ہے جس کی شفایابی کے لیے صرف ایک دوا درکار ہو اور دوسری دوا دینے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ورنہ عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ معاون ادویہ دینا پڑتی ہیں اور اس وقت ہی کسی ایسے ماہر ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی اشد ضرورت پیش آتی ہے' جو ادویات کے باہمی تعلقات جاننے اور ان کو قابلیت سے استعمال کرنے پر قادر ہو۔

کچھ لوگ اس پر اعتراض کریں گے کہ ایک کیس کا مطالعہ کرنے کے لیے وہ اتنی زیادہ رقم کی استطاعت نہیں رکھتے بہر حال یہ ممکن ہے کہ ایسے اشخاص اپنی بیماری کا بار بار وقتی علاج کرانے میں اتنی رقم خرچ کر ڈالیں جو مجموعی طور پر اس رقم سے کئی گنا زیادہ ہو کیونکہ جس کی ابتدا اچھی نہ ہو' اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی جائے گی۔ اور آخر کار صحت یابی کے تمام امکانات جاتے رہیں گے۔ اس پر ہی یہ مثل صادق آتی ہے۔

"اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مہریں"

بہت سے لوگ عمر بھر نحیف اور کمزور رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کبھی کسی بیماری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں تو وہ عارضی طور پر ان کا تدارک کر لیتے ہیں۔ اگر ان کی بیماری کا ابتدا ہی میں مکمل جائزہ لے کر اس کی اصولی روک تھام کی جاتی تو وہ عمر بھر خوش و خرم رہتے۔

وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والی بیماریوں کو عارضی علاج سے دور کرنے میں معالج کے لیے یقینی طور پر فائدہ بخش کاروبار کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ چند روپوں کے عوض میں وقتی طور پر علاماتِ مرض کو دبا تو دیتا ہے لیکن پوری طرح اس کو دور نہیں کرتا۔ اس طرح وہ دوسرے ہم پیشہ ڈاکٹروں کے لیے عمر بھر کا روزگار مہیا کرتا رہتا ہے۔ اگر کوئی مریض ڈاکٹر (الف) کے علاج سے مایوس ہو کر اس سے علاج کرانا چھوڑ دے اور ڈاکٹر (ب) کے زیر علاج چلا جائے تو اسی طرح ڈاکٹر (ب) کا کوئی مریض بھی اس کے علاج سے دلبرداشتہ ہو کر ڈاکٹر (الف) کے زیرِ علاج چلا آئے گا۔ اور یہ چکر یونہی چلتا رہے گا۔ جو معالجین کے لیے یقیناً نفع بخش ہے۔ صرف معالجین کا ہی ایک ایسا پیشہ ہے جس سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ کسی پرانی

اور ہٹیلی بیماری کا کامیاب علاج کرنے کا بھی اتنا ہی معاوضہ لیں جتنا کہ کسی معمولی سے عارضہ کو رفع کرنے کا لیتے ہیں۔

ان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ پھیپھڑوں کی سل یا کسی اور مزمن مرض کے لیے جس کا توجہ سے مطالعہ کرنے اور شفا بخش دوا تجویز کرنے میں کئی ہفتے کام کرنا پڑتا ہے۔ اس سے زیادہ معاوضہ لیں جتنا کہ انہوں نے زیادہ کھا جانے سے بد ہضمی میں مبتلا ہونے والے مریض سے لیا ہے جو علاج کے بغیر خود بخود ہی اچھا ہو جاتا۔

جب کسی محنت طلب کیس کا معاوضہ بھی معالج کو وہی ملتا ہے جو ایک معمولی کیس کا ملتا ہے تو معالج بھی پرانے اور ہٹیلے امراض کے لیے ضروری وقت دینے پر آمادہ نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح وہ اپنی ذات اور بال بچوں کی کماحقہ' کفالت نہیں کر سکتا۔ جب معمولی اور اہم کام کے معاوضہ میں امتیاز نہیں برتا جاتا' تو معالج بھی بے دلی سے کام سرانجام دیتا ہے اور مریض بھی خواہ عورت ہو یا مرد' ایسے علاج سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

دنیا کے سب سے بڑے ریاکار اور فریبی اپنی ادویات پیٹنٹ کرا کے دونوں ہاتھوں سے دولت لوٹ رہے ہیں۔ دنیا بھر کے تعلیم یافتہ اور قابل' ایمان دار اور بااصول معالجوں کے مقابلے میں ان پیٹنٹ ادویات کا دعویٰ ہے کہ جسم میں پیدا ہونے والی ہر ایک بیماری کے لیے یہ اکیسر کا حکم رکھتی ہے۔

ان حالات میں تعلیم یافتہ معالجین کی حوصلہ افزائی امید موہوم بن کر رہ گئی ہے۔ اور ان پیٹنٹ ادویات کو استعمال کرنے والے مریضوں کے لیے بھی صحت یابی کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ ہر قسم کے روحانی طبیبوں' غیب دانوں' جاہلوں' نیم حکیموں اور عطائیوں کی گرم بازاری ہے۔ ایک صحیح معالج یہ سب کچھ دیکھتا ہے' اس پر ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ مگر اس قدر بے بس ہے کہ کچھ کر نہیں پاتا۔ ان پیٹنٹ ادویات کی جزئیات کے خواص و اثرات سے نہ تو لوگ واقف ہیں اور نہ ہی ان پیٹنٹ ادویات کے موجد واقف ہوتے ہیں' لیکن پھر بھی عوام پیٹنٹ ادویات کے دھوکے میں آ جاتے ہیں اور مسلسل آ رہے ہیں۔

اگر ہم اس پر اعتراض کرتے ہیں تو ہمیں ترشا ترشایا جواب ملتا ہے کہ تم دیوانے ہو کیونکہ:

"تم ان کی تحقیر کر کے اپنے لیے دولت کمانے کی راہیں ہموار کرنا چاہتے ہو!"

مگر ہمیں بتایا جائے کہ دھوکہ باز اناڑی اور عطائی کیا چاہتے ہیں؟

بہر حال اس تصویر کا ایک روشن پہلو بھی ہے۔ ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں

2۔

اور ان لوگوں کی تعداد کچھ کم نہیں جو ہر پیشہ میں پڑھے لکھوں کی سرپرستی کرنے کی طرح علاج معالجہ میں بھی تعلیم یافتہ اور ماہر معالجین کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان پر اعتماد کرتے ہیں' یہ لوگ دیانت اور معالج کے مطالعہ 'وقت' استقلال اور محنت کی قدر کرنا جانتے ہیں اور خوشی سے اس کا معاوضہ ادا کرتے ہیں۔ صرف انہی لوگوں کی قدردانی کی بدولت ادویات کے استعمال اور سائنٹیفک ادویہ کی ترویج کی ساکھ قائم ہے۔



تتمہ

متذکرۂ صدر پر نظر ثانی کرنے کے بعد میں یہ چند سطور حوالہ قلم کرنے پر مجبور ہوں کہ کہیں ہمارے متعلق یہ رائے نہ قائم کرلی جائے کہ ہماری معلومات موجودہ زمانہ کے مطابق نہیں۔ بالخصوص علم تشخیص الامراض میں جو کسی بیماری کو جانچنے' اس کے گھٹنے بڑھنے کا اندازہ کرنے' حفظ صحت وغیرہ میں کار آمد ہی نہیں بلکہ یقینی طور پر ضروری اور لازمی ہیں۔

بیماری کی کیفیت کا صحیح اندازہ لگانے میں جراثیمی اور کیمیاوی امتحانات کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ پیشاب' تھوک' خون اور دیگر مخرجات کا معائنہ اہم علامات بہم پہنچاتا ہے۔

لیکن دوا تجویز کرتے وقت ہمیں DR.CHAS. G. RAUE کی تعلیمات کو نہیں بھولنا چاہیے جو بیک وقت تشخیص امراض اور مناسب دوا تجویز کرنے کے فن میں بہت ممتاز اور ماہر تھا۔

اس نے کہا ہے کہ:

"علامات جو دوا کے انتخاب میں مدد دیتی ہیں
اکثر و بیشتر ان علامات سے الگ ہوتی ہیں' جو تشخیص
امراض کے کام آتی ہیں۔"

دوائے بالمثل کے مطابق ہر معالج اس کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔

"حفظ ماتقدم" کے زمرہ میں ہم ایک مرتبہ پھر ہومیوپیتھی کی قدر و قیمت کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہتے۔ ایک بلند پایہ اور ماہر معالج سے کسی نے سوال کیا کہ:

"تپ دق کا علاج شروع کرنے کا صحیح وقت کون سا ہے؟"

اس نے جواب دیا کہ:

"مریض کے دادا کے وقت سے۔"

اس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ والدین کی بیماریاں کم و بیش تیسری اور چوتھی پشت تک ان کی اولاد میں ظاہر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس لیے ماں کے علاوہ پیدا ہونے والے بچے کا دوران حمل میں بچپن اور جوانی میں مناسب علاج اور غور و پرداخت بے حد اہم اور ضروری ہے اور اس میدان علاج میں فتح مندی کا سہرا صرف ہومیوپیتھک ادویات کے سر ہے۔

ہومیوپیتھی پریکٹس کو چمکانے والی نادر کتاب

مشہور ادویات کی کلیدی خصوصیات

ہومیوپیتھک ڈاکٹر کیپٹن م' ر' تبسم قریشی کے قلم سے

روزمرہ استعمال ہونے والی 124 ہومیوپیتھک ادویات کی کلیدی علامات' مصنف کا یہ مصدقہ دعویٰ ہے کہ ان علامات کو ذہن میں رکھ کر ہومیوپیتھک ڈاکٹر بیماریوں کا علاج کرے تو اسے کہیں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا نہیں پڑتا

ذہنی معالج

ہومیوپیتھک ڈاکٹر کیپٹن م' ر' تبسم قریشی کے قلم سے

ذہنی عوارض کے لیے یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے' جسے اردو میں لکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر ہانمن کا ارشاد ہے کہ اگر کسی مریض کی ایک ذہنی علامت صحیح طور پر تشخیص ہو جائے اور اس کے مطابق مناسب دوا تجویز کی جائے تو جسمانی عوارض خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔